

یہی حقیقت اس شعر کی بنیاد ہے۔ عاشق جب اپنے عشق کی غم انگیز داستان سنانا چاہتا ہے تو محبوب بات بات پر ٹوکتا جاتا ہے۔ کہیں اعتراض کر دیا، کہیں کہہ دیا، یہ غلط ہے۔ کوئی بات کاٹ دی، کسی میں سقم نکال دیا۔ اس طرح تاثیر کی وہ فضا بھی قائم نہیں رہتی، جو ایک درد بھری داستان کے لیے حد درجہ ضروری ہے۔ نیز غم انگیز بیان کے لیے تسلسل لازم ہے، یعنی اس میں مداخلت نہ ہونی چاہیے۔ محبوب کی نکتہ چینی قدم قدم پر مداخلت کا سامان پیدا کرتی ہے، لہذا غریب عاشق مجبور ہو کر کہتا ہے۔ میں کیا کروں، نکتہ چینی کے باعث اسے غم دل سنا نہیں سکتا۔ جہاں بات بنانے کی کوئی صورت نہیں وہاں بات بنے تو کیونکر؟

۲۔ لغات۔ بن جانا : مصیبت میں مبتلا ہو جانا، آفت آنا، مجبور ہو جانا۔

تشریح : میں محبوب کو بلاتا تو ہوں، لیکن اس کے آنے کی امید نہیں، البتہ اسے جذبہ دل! تو کوئی ایسا اثر دکھا کہ وہ بالکل مجبور ہو جائے اور میرے پاس آئے بغیر اس کے لیے چارہ نہ رہے۔

پہلے مصرع میں لفظ ”تو“ سے صاف ظاہر ہے کہ محبوب کو بلاتا تو رہے ہیں، مگر اس کے آنے کی امید کوئی نہیں۔

۳۔ تشریح : میرے محبوب کے نزدیک عشق و محبت کا معاملہ ایک کھیل ہے کہ جب چاہا، کھیل لیا اور جب چاہا، چھوڑ دیا۔ اسے وہ کوئی ایسا سنجیدہ مشغلہ نہیں جانتا، جس کے ساتھ دلی تعلق ہو، لہذا عاشق کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ محبوب اس کھیل کو اُسی طرح چھوڑ نہ دے، بھول نہ جائے، جس طرح بچے کھیلوں کے متعلق عموماً روش اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے عاشق آرزو کر رہا ہے کہ کاش، ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ محبوب کو مجھے ستائے بغیر جبن نہ آئے، یعنی عشق و محبت کے معاملے کو وہ خاص اپنا مشغلہ بنائے رکھے کھیل